درویش جس نے جیتے ہیں شاہوں سے معرکے

جس نے کئے ہیں تاجوروں سے مقابلے
درویش جس نے جیتے ہیں شاہوں سے معرکے

سحر آفریں خطیب اثر آفریں خطاب
اک موج ہے کہ شعلہ! اسے کوئی کیا کہے

جھڑتے ہیں جس کے جلوت و خلوت میں منہ سے پھول
شیریں ہے جس کا ہر کلمہ شہد و شیر سے

ہر نکتے میں فسون فصاحت کی انتہا
ہر بات میں حروف نگینے جڑے ہوئے

الفاظ میں ہے صور اسرافیل کا خروش
اسلوب میں ہیں جوش شہادت کے ولولے

اقلیم پاک وہند کا سرمایۂ غرور،
اس مرد باخدا کے عجب ہیں معاملے

ہر دوست کے لئے سپر اس کے جان و دل
اک تیر بے اماں ہے وہ دشمن کے واسطے

افرنگ کی نگاہ میں کانٹا بنا رہا
جس کی ہر ایک سانس سے صدہا چمن کھلے

صبح شباب، شام کہولت شب حیات
ٹکڑے ہیں اک جہاد مسلسل کے دیکھئے

قرآن کے معارف و انوار کا بیاں
خوش بخت ہے جو اس کی زباں سے کوئی سنے

صورت گریٔ مانی وبہزاد خوب تھی
لیکن ہے گرد نطق بخاری کے سامنے

تقریر میں وہ حسن، بیاں میں وہ بانکپن
"کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے"

"بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسول میں"

خلیق قریشیؒ